السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دوہری اذان کا کیا حکم ہے۔ کیا پانچوں اذانیں دوہری کہی جاسکتی ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دوہری اذان سنت ہے، جیسا کہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے الفاظ اس پر دلالت کرتے ہیں اور وہ یہ ہیں:

عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ، قَالَ: أَلْقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّأْذِينَ هُوَ بِنَفْسِهِ، فَقَالَ: "قُلْ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثم تعود)) (فتقول أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، الحديث)) (رواہ مسلم، تنقیح الرواة: ج ا ص ۱۱۳

اس صحیح حدیث میں واضح طور پر شہادت کے کلمات آٹھ دفعہ خود رسول اللہ ﷺ نے تعلیم فرمائے ہیں اور اس دوہری اذان کو ترجیع کہا جاتا ہے اور اس ترجیع کو ابو داؤد کی حدیث میں بڑی صراحت کے ساتھ سنت کہا گیا ہے، ابو محذورہ کے الفاظ یہ ہیں: قَال قُلتُ یا رسول اللہ ﷺ علمنی سنة الاذان قال فمسح مقدم راسه پھر فرمایا چار دفعہ اللہ اکبر کہو اور پھر پست آواز کے ساتھ دو دفعہ اشھدان لا الہ الا اللہ اور دو دفعہ اشھدان محمد رسول اللہ کہو، پھر بلند آواز کے ساتھ شہادتیں کے کلمات کو دو دفعہ دہراؤ اور پھر باقی اذان مکمل کرو۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ دوہری اذان مسنون اذان ہے۔

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے ایک تیسری روایت یوں ہے:

((عن اَبی محذورة اَن النبی ﷺ اَلاذان تسع عشرة کلمة والاِقامة سبع عشرة کلمة۔ (رواہ احمد والترمذی واَبوداوٗد والنسائی والدارمی وابن ماجه وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح))

امام بیہقی نے اگرچہ بوجوہ اس حدیث کی تضعیف کی ہے، مگر امام ابن دقیق العید نے بیہقی کے کلام کو رد کرتے ہوئے حدیث کو صحیح کہا ہے اور اذان کا انیس کلمات پر مشتمل ہونا تب ہی صحیح ہوتا ہے جب اذان میں شہادتیں کے کلمات آٹھ دفعہ کہے جائیں ورنہ اذان پندرہ کلمات میں محدود رہ جائے گی اور یوں اس صحیح حدیث کا انکار لازم آتا ہے اور مزید برآں زیادہ الثقہ مقبول کی بھی خلاف ورزی لازم آتی ہے جو کہ کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ ان احادیث صحیحہ اور حسنہ کے اطلاق اور عموم سے معلوم ہوتا ہے کہ دوہری اذان سنت اور پانچوں نمازوں کے لیے کہی جا سکتی ہے اور باوجود تلاش کے مجھے تا حال منع کی کوئی حدیث نہیں ملی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص318

محدث فتویٰ